﴿تحریر: اطہر اقبال﴾

کے ایم سی بلڈنگ میں نیا کونسل ہال تعمیر ہوگا

بلدیہ کے دفتر کی تاریخی عمارت (کے ایم سی بلڈنگ) کا 14 دسمبر 1895ء کو گورنر بمبئی لارڈ سینڈ برسٹ جی۔سی۔آئی۔ای نے سنگ بنیاد رکھا۔عمارت کو ایڈن برگ کے جیمز سی ویونیس (James-C-Wyunes) نے ڈیزائن کیا اور اس کی ابتدائی تعمیر کے کاموں کی نگرانی کراچی میونسپلٹی کے چیف انجینئر میشام لا (Mesham Lea) نے کی اور یہ کام 1915ء میں مکمل ہوا جبکہ Super Structure تعمیراتی ڈھانچا ایگزیکٹو انجینئر جہانگیر این سیٹھ نے 5 نومبر 1927ء میں مکمل کیا۔ ان کے ساتھ یہ عملہ تھا۔کلرک: ولیم پیرز William Pearis، ایس جے کاسٹ لینو S.J. Castellino۔ ٹھیکیدار: پیرو کنکریٹ کنسٹرکشن کمپنی۔ مالک: شاپر جی پالون جی (Shapur Ji Pallon Ji)۔ 17,75,000 روپے کی لاگت سے بلدیہ کی عمارت 31 دسمبر 1930ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی جس کا افتتاح 7 جنوری 1932ء کو کراچی کے شہریوں کی موجودگی میں کیا گیا۔

کراچی کا یہ کونسل ہال اس وقت کی ضرورت کے پیش نظر تعمیر کیا گیا آبادی کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً نشستوں میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ اس ہال میں رد و بدل کے ساتھ نشستوں کی گنجائش نکالی جاتی رہی۔ بلدیہ کو 1933ء میں میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا تو نشستوں کی تعداد 57 تھی اور ہال میں کافی گنجائش موجود تھی۔

> ''کراچی کا یہ کونسل ہال اس وقت کی ضرورت کے پیش نظر تعمیر کیا گیا آبادی کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً نشستوں میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ اس ہال میں رد و بدل کے ساتھ نشستوں کی گنجائش نکالی جاتی رہی۔''

1953ء میں بلدیاتی نشستوں میں اضافہ کر کے 100 کر دیا گیا۔

1960ء میں پھر نظام میں تبدیلی ہوئی تو نشستوں کی تعداد کو کم کر کے 58 کیا گیا۔ 1966ء میں پھر ان میں اضافہ کر کے 103 کر دیا گیا۔

1979ء میں ملک میں ایک تبدیل شدہ بلدیاتی نظام نافذ ہوا تو کراچی میں بلدیاتی نشستوں کی تعداد 166 ہوگئی جس کے لئے ہال میں گنجائش موجود تھی۔ اگلے انتخابات 1983ء میں نشستوں میں اضافہ ہوا تو 232 نشستوں کے لئے اس ہال میں رد و بدل کر دیا گیا۔

1987ء میں کراچی دو سطحی نظام نافذ ہوا تو میٹروپولیٹن کارپوریشن کے ہال میں 77 نشستیں تھیں۔

2001ء میں نیا بلدیاتی ضلعی نظام نافذ ہوا تو نئی کونسل